احرار کا اصل کام

مجلس احرار اسلام کا اصل کام حکومت الٰہیہ کا قیام ہے اور حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کام کو سمجھنے والے اہل افراد تیار کر کے ایک مضبوط اجتماعیت پیدا کی جائے اس کے لئے تعلیمی عملی چاہیئے اور تعلیمی عمل مدارس کے قیام کے بغیر ممکن نہیں لہٰذا پہلی بات یہ سمجھ میں آئی کہ مدارس قائم کئے جائیں۔ جب اہل افراد کی ایک مضبوط کھیپ تیار ہو جائے تو پھر وہ تبلیغ اور دعوت کے کام میں مصروف ہو جائیں اور تبلیغ کے لئے ہمارے پاس صحابہؓ کا طرز عمل بہ طور نمونہ موجود ہے ہمیں اسی نقش اعظم کے مطابق ملک میں پھیل جانا ہے۔ مزید کوئی طرز اختیار کرنے کی حاجت نہیں ہے۔ تبلیغ میں قرآن و حدیث کو اپنی گفتگو کی بنیاد بنانا چاہیے۔ قصے کہانیوں کو بنیاد یا موضوع ہر گز نہ بنایا جائے ہاں اگر قصصِ انبیاء اور واقعات اولیاء کا بیان قرآن و حدیث کی تائید میں ہو تو کوئی مضائقہ نہیں مگر ان پر انحصار اور محض اکابر پرستی کے مکروہ جذبہ کے تحت مسلک سازی کے لئے انکا بیان نہایت ہی ناپسندیدہ عمل ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دھلوی فاروقی رحمہ اللہ نے ایسے لوگوں کو سفہاء لکھا ہے اس قصہ خوانی اور قصہ گوئی سے گریز بہت ضروری ہے۔ اس کے بعد حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے ساتھیوں کی عسکری تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ عسکری تربیت کے بغیر نظم و نسق، جرات و بیباکی اور بہادری و بسالت پیدا نہیں ہو سکتی ان تمام امور کی تخلیق سے جو مقصدیت حاصل کی جائے گی وہ ہے جہاد۔ اس عمل خیر کے ذریعہ اقتدار سے محروم دین کا انقلاب برپا ہوگا۔ اس انقلاب کے بعد جو اقتدار آئیگا وہی حکومت الٰہیہ ہے جو ہمارے خوابوں کی تعبیر ہے۔ اس کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے۔ اس کی تعیین نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ نتیجہ ہے اور نتائج مخلوق کے اختیار میں نہیں اور نہ ہی ہم اس کے ذمہ دار ہیں یہ اللہ کے اختیار میں ہے اور وہی جانتا ہے کہ یہ مبارک گھڑی کب آئیگی۔ ہم تو عمل کے ذمہ دار ہیں اور میری گزارش یہ ہے کہ عمل میں کوتاہی سستی یا غفلت نہیں ہونی چاہیئے یہ ناقابل معافی جرم ہے۔

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری